نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۴ جون ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔	عہ ۳/
ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔	عہ ۳/۸
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔	عہ ۳/۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ؛

ایڈیٹوریل

"یہہ مرد بہت معجزے دکھاتا ہی"۔ یوحنا ۱۱-۴۷ ہم ضرور نہیں کہ لفظ معجزہ کی تشریح کیجائے۔ کیونکہ یہہ لفظ ایسا عام ہو گیا ہی۔ کہ ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ بخوبی تمام جانتے اور سمجھتے ہیں کہ معجزہ کیا ہی۔ اگرچہ معجزہ کے غیر ممکن و محال جاننے والے ہر زمانہ و ہر ملک میں ہوتے آئے ہیں۔ لیکن یہہ خیال انسانی طبیعت میں قدرتی ایسے طور پر جما ہوا ہی کہ کوئی اسکو مٹا نہیں سکتا۔ اسمیں شک نہیں۔ اگر خدا کی ہستی کو تسلیم کرتے۔ تو کوئی وجہ موجہہ معجزہ کو تسلیم نہ کرنیکی قیاس میں نہیں آتی۔ نیچرسٹ اور شیر نیلسٹ وغیرہ صرف انہیں چیزوں کو جو انکی محدود عقل اور نظر میں آسکتی ہیں قبول کرتے۔ اور اگر یہ مجبوری اور بظاہری خدائی ہستی کے قایل بھی ہوں۔ تو ایسے خدا کے ہیں۔ جو نیچر میں دست اندازی اور تغیر پیدا کرنیکی قدرت ہرگز نہ رکھتا ہو۔ مخلوق کو فوق الخلقت کاموں کا سمجھنا نہایت ہی مشکل اور غیر ممکن کے قریب ہی۔ لیکن جبکہ وہ خالق کی قدرت بیحد کا مغلوب ہو جاتا۔ تو اگرچہ اسکا معتقد و معترف ایمان صادق اور محبت واثق سے نہ ہو۔ تاہم بمجبوری اُن فریسیوں اور سردار کاہنوں کی مانند جنہوں نے خداوند کے جلالی اور صریح اعجازی کاموں کو دیکھ کر بیساختہ کہا کہ "یہہ مرد بہت معجزے دکھاتا ہی"۔ طوعاً و کرہاً بعجز اقرار حقیقت اور کیا کہہ سکتا ہو۔ مسیح خود معجزوں کا معجزہ ہی۔ اور یہ نتیجہ مسیحیت سراسر معجزہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر ہم خدا کو واجب الوجود جانیں اور یسوع مسیح کو الہٰی معلم اور فوق الخلقت شخص جیسا کہ تواریخ اُسکو ظاہر کرتی ہی۔ تسلیم کریں۔ تو اُن تمام باجروں اور کاموں کے جو اسکی زندگی اور تعلیم سے متعلق ہیں۔ انکار کرنیکی کوئی معقول وجہہ ہرگز قیاس میں نہیں آسکتی۔ درحالیکہ موافق و مخالف۔ عالم و جاہل۔ خاص و عام۔ اُس کے اعجازی کاموں کے مقر ہیں۔ تو مسیحیوں کے لئے کوئی مشکل اور مقام شک مطلق نہیں ہی۔ کہ مسیحی معجزات مندرجہ اناجیل کو حق اور صحیح جانیں ؛

اب ہم اس معاملہ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتے۔ اور اپنے وعدہ کے موافق نمبر ہذا سے "مسیحی معجزات" کو سلسلہ وار لکھنا شروع کرتے ہیں۔ یقین ہی کہ مسیحی ناظرین خصوصاً۔ اور غیر مسیحی ناظرین عموماً مضامین مسلسل کو بغور و دلچسپی مطالعہ فرمائینگے۔ ہرچند یہہ مباحث (مضمون) ایک دقیق اور کسیقدر دشوار فہم ہی۔ تاہم کوشش کی گئی ہی کہ وہ عام فہم اور سلیس عبارت میں ترجمہ کیا جائے۔ اور ناظرین کو حتی الامکان اس سے فایدہ مطلوبہ حاصل ہو ؛

پنجاب مشن نیوز نے بحوالہ اخبار لی چیرٹن شکاگو (امریکہ) کے ایک نہایت مفید کانفرنس کی خبر دی ہی - جسمیں یہودی اور عیسائی باہمی نیک فہمی او محقق روح کی ترقی کے لئے فراہم ہوئے: غور طلب مضمون قوم اسرائیل کی گذشتہ - موجودہ - اور آیندہ حالت تھی: علمائے یہود اور علمائے مسیحی نے دو روز برادرانہ مکالمت میں بسر کئے - اور اُس خدا کی جسکی فریقین عبادت کرتے ہیں باہم پرستش کی: بہت سے مضامین جو مشہور ذی علم اشخاص نے اس جلسہ کیواسطے لکھے تھے پڑھے گئے: ربی ہرسک نے "نئی زمانا یہودیوں کی مذہبی حالت اور مسیحیت کی جانب انکی وضع" پر بیان کیا - درحالیکہ مسیحی متکلموں نے یہودیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی میں کوشش کی - اور اُنکے تعصبات کا مقابلہ کیا +

آریہ پتریکا کا ایک کارسپانڈنٹ پنڈت دیانند کے ویدبھاشی کو انگریزی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنیکی بزور تاکید کرتا ہی کہ "صرف اس طرح پر ویدکا خالص مذہب دنیا میں بنی آدم کے درمیان اپنی تاثیر پھیلا سکتا ہی": وہ اپنی دلیل کو مضبوط ثابت کرنے کے لئے یوں لکھتا ہی کہ "باوجود اغلاط کثیر اور وسوسوں کے - دین عیسوی کے پھیل جانیکا ایک سبب یہہ ہی - کہ بیبل فی الحال دُنیا کی اُن سب زبانوں میں جو بولی جاتی ہیں مل سکتی ہی": کارسپانڈنٹ مذکور پر یہہ کیفیت منکشف نہیں ہوئی کہ الٰہی الہام اور انسانی اوہام - آسمان اور زمین کا آپسمیں فرق رکھتے ہیں - اور مجازی حقیقی کی منزلت کو ہرگز نہیں پُہنچ سکتا +

بشپ فرنچ صاحب مسقط (عرب) سے ایک مشنری متعلقہ سی - ایم - ایس کو تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نہایت کوشش کر رہا ہوں - کہ ایک یا دو کتابیں عربی میں تیار کردں: میری منادی کو بعض لوگ بغور چپ چاپ سُنتے - اور بعض شور کرنیوالے اور بے ترتیب اشخاص بھی موجود ہوتے ہیں: لیکن کلام اللہ میں عرب کے لئے بہت صاف وعدے پائے جاتے ہیں جنھیں ہنری مارٹین مرحوم یقین رکھتے تھے - اور چاہتے تھے کہ مسیح کی کلیسیا انہیں انجام دے: بشپ صاحب موصوف ویسی خادمان دین اور مقدس خدمت کے اُمیدواروں کو سلام کے ساتھ اپنی چٹھی کو ختم کرتے ہیں +

مسیحی معجزات کے بیان میں

تیسرا باب

اس باب میں ہمارا مطلب معجزات کے مضمون پر بحث کرنا ہی - کیونکہ یہہ مسئلہ اس زمانہ کے ضروری سوالات میں سے ہی: ہمارے مقصد کے لئے یہہ بالکل ضرور نہیں ہی - کہ ہم کسی دقیق تفصیل - یا اس بات کے ایک بے بحث ساختہ بیان کو - کہ معجزہ فی الحقیقت کیا ہی - قلمبند کریں: ہمارا مطلب خصوصاً عملی ہی - اور اسقدر ضرور ہی کہ ایک بالاصل صحیح اور عملی مقاصد کے لئے کافی بیان کیا جاوے +

ہم دنیا میں ہر کہیں اپنے اردگرد طبعی نیچر کے ایک انتظام اور سلطنت کو پاتے ہیں - جسکے جال میں ہم رہتے ہیں: یہہ انتظام - مادّہ - طبعی قوت - اور قوانین نیچر پر مشتمل ہی: جبکہ صرف علمی پہلو سے اُسپر نظر کیجائے - تو یے طبعی قوانین قدرتی سیدھے طریقوں میں حرکت کرتے ہوئے - بضرورت کام کرتے ہیں - ایسا کہ اُنکا کام مہندسانہ قاعدہ - یا مساوات سے بیان ہو سکتا ہی: لیکن جبکہ ایک وجودِ ذی عقل - اور آزاد مرضی - نیچر کے ضروری طریق میں دست اندازی کرتا - اور نیچر کے اوپر اور اسکے اندر کام کرتا ہی - ایسا کہ بوسیلہ اپنی عقل خواہش اور مرضی کے - ایک بالکل نئی ابتدا بناتا - اور ایک مطلق نیا نتیجہ یا ماجرا پیدا کرتا - جو محض طبعی قوانین اور قوتوں سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا تھا - تب وہ بالاصل ایک معجزہ ہوتا ہی: معلوم نہیں خواہ وہ فعل ایک انسان یا ایک فرشتہ یا خدا کا ہو: نیچر کے مستقیم طریق کے اندر ایک عقیل مرضی کی مداخلت میں جس سے ایک نیا اور مطلوبہ نتیجہ پیدا ہو جائے - جو محض طبعی قانون کی قوت سے کلّی فوقیت رکھتا ہو - ہم ٹھیک معجزہ اور فوق الخلقت کا جوہر پاتے ہیں: تاہم اصطلاح میں لفظ معجزہ اکثر ظاہری نتیجوں میں محدود ہی - جو فوق الانسان فاعلوں سے نیچر میں پیدا کئے جاویں - اور خصوصاً اُن ظاہری نتیجوں میں جو خدا کے خاص ارادے سے نیچر میں ظاہر ہوں: چنانچہ ہم اپنا مطلب ظاہر کرنے کے لئے مسیح کے معجزوں کی مثال دیسکتے ہیں - جیسا کہ طوفان کو تھام دینا - پانی کو انگوری شراب بنانا - بیمار کو چنگا کرنا - مردے کو جلانا - اور یے سب کام اُسنے نیچر پر اپنی مرضی کی طاقت کو ظاہر کرنے سے کئے: پس اسی اصطلاح معجزہ سے ہم کو کام ہی +

یہہ ضرور ظاہر ہوگا کہ وے معجزات جنکا ابھی ذکر ہوا ہی - معمولی ماجرے نہیں ہو سکتے ہیں: اگر وے ایسے ہوتے - تو حقیقت میں اُنکا ہونا موقوف نہ ہوتا - لیکن وے اپنی بہت سی طاقتِ شہادت کو کھو دیتے - اور انسانی فعل اور اخلاقی ترتیب میں بکثرت دست اندازی کرتے: اس صورت میں خدا اپنے دوامی معجزات سے نہ صرف اپنے قوانین نیچر کے اور جنکو اُسنے انسان کی ہدایت کے لئے مقرر کیا ہو خلقت ڈالتا - بلکہ اُن قوانین کی علمی واقفیت کو - اور اُنکے اوپر مطمئن اعتقاد کو قریب ناممکن کے کر دیتا: صحیح رائے یہہ ہی - کہ معمولی زندگی اور تاریخ کے لئے ہم معمولی قوانین پر نظر کرتے ہیں - گویا کہ وے ظاہر اور محسوس فاعل ہیں - حالانکہ معجزات - جنکے ساتھ ہمیں ابھی سروکار رکھنا ہی صرف دین عیسوی کی ابتدا کے ساتھ متعلق ہیں - کہ الٰہی پیغمبر کو ثابت کریں - اور ظاہر کریں کہ یہہ مذہب جدید - ایک فوق الخلقت اصل اور مطلب و مقصد کا مذہب ہی: بعینہ جیسے انسان اولاً ایک خاص طریقے

وجود میں آیا۔ جو طریقہ خواہ فوراً پیدائش۔ یا بہ ترتیب تبدیل صورت کا ہو۔ کروڑہا کروڑ بنی آدم کی پیدائش کی ایک بھی حالت میں۔ جب سے تاریخ شروع ہوئی۔ ہرگز دیکھنے میں نہیں آیا۔ ویسا ہی دین عیسوی کی اصل کی نسبت ہے۔: بعینہ جیسا کہ ایک خاص اظہار الہٰی مرضی و قدرت کا۔ نئی نسل کے شروع پر ظاہر کیا گیا تھا۔ اسیطرح پر ایک خاص اظہار الہٰی قدرت و مرضی کا۔ معجزات کی صورت میں۔ اس نئے مذہب کو دُنیا میں داخل کرنے کے ساتھ کیا گیا ہے۔: لیکن جیسا کہ نئی نسل بعد اپنی ابتدا کے۔ حسب قاعدہ نظام نیچر اور تاریخ کے معمولی قوانین پر جو بنظر اُسکی زندگی کے پہلے سے قایم کئے گئے تھے۔ چھوڑی گئی تھی۔ ایسا ہی حال۔ بہ مزید وسعت اس نئے مذہب کی نسبت ہوا ہے۔: جیسا اُس حالت میں۔ ویسا ہی اس حالت میں بھی۔ دوامی ظاہری معجزات درکار نہیں تھے۔ اور یہہ نیا مذہب۔ قوانین کی روش میں۔ جنہیں خدا نے صاف نظر مقصد کے۔ پہلے سے مقرر کیا تھا۔ خود بخود اپنی جگہہ کر لینے کے لئے چھوڑا گیا ہے۔: جب کوئی شخص عمدہ برتن پانی سے بھرے ہوئے برتن کو کسی پہاڑی چھوٹی دھار ہیں انڈیل دیتا ہے۔ تو وہ اُسمیں گرتے وقت کچھ ہل چل اور تزلزل پیدا کرتا۔ اور ہر طرف لہریں پہنچاتا ہے۔ لیکن وہ پانی جلد دھار کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور بعد ازاں اُسکی دھار کے ساتھ اپنی مخصوص رنگت اسکو دیتا ہوا۔ برابر بہتا ہے۔: ایسا ہی حال دنیا کی تاریخ کی دھار امیں دین عیسوی کے داخل ہونیکی نسبت ہوا ہے کہ اُسکے دخل کے ہمراہ۔ معجزوں نے مناسب وقت میں زیادہ معمولی قانون کے طریق کو راہ دی + (باقی آیندہ)

غور طلب

اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں تم بھی اُنسے ویسا ہی کرو۔: لوقا ۶-۳۱ +

مراسلات

مستقل

شعر

افلاک پہ افلاک یہی نغمہ سرا ہیں
چھپتی نہیں تصدیق چھپانیسے کسی کے

ہم پُوبا فیوما کیفیت کرسچن ایجوکیشنل فنڈ کو پڑھکر اور بجالت تحیر یہہ کلمہ زبان پر لاتے تھے۔ کہ اے خداوند یہہ مضامین جو بخواہش مولوی صفدر علی صاحب صفحہ کاغذ پر بجلیہ حروف تو نمایاں ہیں۔ مگر نہیں معلوم کہ انکا نتیجہ خیر کب وجود پذیر ہو کر ظہور میں آئیگا۔ تاہم ہم بھی اپنے مسیحی نوجوانوں کی صدا حصول علم دینی و دنیوی و تہذیب الاخلاق سنکر اطمینان اور تسلی حاصل کرینگے مگر الحمد للہ کہ نور افشاں مطبوعہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۱ء نے اپنی فیاضی سے پژمردہ دلوں کو شاداب اور تر و تازہ کرنے کے لئے یہہ مژدہ پہنچا دیا۔ کہ ہمارے عزیز اور رفیق برادران ڈیرہ غازیخان نے لباس غاز یانہ سے ملبس اور غاشیہ وعدہ مرکب ایمان پر ڈال اور تلوار روح القدس ہاتھ میں لیکر بلا توقف قدم بڑھا دیا۔ سبحان اللہ جب وقت بہتری اور بہبودی کا آجاتا ہے تو ظہور اُس فعل حسنہ کا بزرگوں اور عالموں اور حاکموں کی امداد پر موقوف اور منحصر نہیں رہتا بلکہ غربا اور مساکین اسکا منبع بنجاتے ہیں۔ اور بعد ازاں خاص و عام شل مستفیض اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ البتہ یہہ لائق تسلیم فہیم اور عقیل کے ہے کہ جب امورات جو ابھی صفحہ دنیا پر نمایاں ہونا چاہتے ہیں۔ تو نجم الافلاک بھی اپنی حرکات اور سکنات کو بانواع دیگر ظاہر کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ فی الحقیقت نجم الدین صاحب نے جو اسم بامسمیٰ ہیں اپنی روشنی کو بالعکس مشرق کے مغرب سے طلوع فرما کر اپنے مسیحی برادران کو مستفیض فرمایا۔ اور یہہ کلام دُرربیان حضرت واعظ صاحب کا دیکہ اگر امرتسر یا لاہور منبع اس فعل حسنہ کا ہوتا تو بہتر ہوتا) صاحب من اولاً تو یہہ ہر دو شہر بیت المقدس نہیں کہ اُنکو مجرائی قوانین مقرر کیا جاوے۔ دوم وہاں کے بزرگ تعلیم کے محتاج نہیں۔: بیت

گر دلمیں نہ ہو شوق بھلا کون سکھاوے
بڈھے ہیں معلم ہیں ملقب بحدث

شعر

سوتا جگا یا جاتا ہے انسان سے بحال
جو جاگتا ہو اُسکو جگانا محال ہے

لاکلام یہہ اشتعال مولویصاحب موصوف کا بدرجہ کمال مفید ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسکا نتیجہ خیر جلد ظہور میں آئیگا۔ اور مولوی صاحب کو دُعا ر خیر سے یاد کیا کرینگے۔: اے عزیزو جلد انتظام کرو کہ ہم بھی اس فنڈ میں شریک ہوں۔ امرتسر اور لاہور کو مت یاد کرو۔ بلکہ ناصرہ کا خیال رکھو۔: اے خداوند مسیح اتحاد بخش کیونکہ جہاں صورت اتحاد ہے وہاں وہ خود بموجب وعدہ موعودہ کے موجود ہے +

راقم محب المسیح از پیشٹ مشن دہلی

ملتان چرچ مشن سکول کا سالیانہ

جلسہ

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم:۔

اگر آپ مہربانی کرکے اس مضمون کو اپنے اخبار میں جگہہ دیکر مشکور فرماویں۔ تو خالی از فایدہ نہ ہوگا +

۲۸ تاریخ اپریل بوقت ۸ بجے صبح کے یہہ جلسہ سکول کے احاطہ میں قرار پایا جگہہ کی سجاوٹ فرش کی بناوٹ کا حال

قابل تعریف تھا۔ چہار سُو رنگین جھنڈیوں اور پردوں کی جھلک نے سورج کی کرنوں کو مانند کرکے میدان میں گلزار کردیا۔ انگریزی باجہ نے وہ گونج اور خوش آوازی دکھلائی کہ سامعین گویا محو ہوگئے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ چوکیوں اور بنچوں کی قطاریں ایسی وضع سے تھیں کہ حاضرین میں سے ہر ایک نے جلسہ کی تقریروں اور تماشوں کو بآسانی سُنا اور دیکھا۔ شمالی جانب مجلس کے تمام انگریز صاحبان وکئی ایک معزز لیڈیاں تھیں جنوبی طرف بالمقابل سکول کے طلبا ایسے ڈھنگ سے درجہ بدرجہ بیٹھے تھے کہ گویا سب پر سب کی نظر پڑسکتی تھی۔ جناب ڈپٹی کمشنر کوکس صاحب بہادر اس جلسہ کے پریزیڈنٹ قرار پائے۔ غربی جانب گویا پریزیڈنٹ صاحب کے دہنے ہاتھ ممبران ورئیسان شہر کی قطار تھی اور شرقی جانب یعنی بائیں ہاتھ اہلکاران ضلع کی چوکیوں کی قطار تھی اسمیں کچھ شک نہیں کہ معزز اہلکاروں اور رئیسوں نے اس جلسہ کی شراکت میں اپنی دلی خوشی ظاہر کی اور طلبا کی رنگین وردیوں اور اخلاقی حالت اور امتحانات کے عمدہ نتایج نے حاضرین جلسہ کو اس حیرت میں ڈالا کہ سب کے چہروں سے مشن سکول کی محنت اور ترقی پر خوشی کی علامات نظر پڑتی تھیں۔ اوّل ہی اوّل جناب ولیم کھیم چند صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن نے مدرسہ کی ۲۵ سال کی رپورٹ سنائی اور اسکی بتدریج ترقی سے مدرسہ کی حالت میں صاف طور سے کامیابی اور ترقی ہوتی ہوئی قوی دلایل سے ثابت کی جس سے کہ مشن کے مخالفوں کے چھکے چھوٹ گئے بعدہٗ چند طالب علموں نے علیحدہ علیحدہ مضامین ذیل کے عمدہ اشعار (جو غالباً اُنکے اپنے ہی بنائے ہوئے تھے) زبانی عمدہ لہجہ اور صفائی سے سنا کر جلسہ کو نہایت ہی محظوظ کیا۔ یعنی انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ اُردو۔ اور ایک انگریزی منرمو اور پھر ایک سب سے زیادہ طالب علموں کو انشاروں کا انعام تقسیم ہوا۔ جیب گھڑیاں۔ تمام پیس سلنگیا

وڈوپٹے عمدہ کتب اور کئی سامان متعلقہ تعلیم کے جو بڑی ہی خوبصورتی سے بڑی بڑی دو میزوں پر پہلے ہی سے سجائے گئے تھے بعد میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے ایک عمدہ فصیح تقریر میں اسکول کی خاص تعلیمی اور اخلاقی حالت پر نہایت ہی تعریف کے ساتھ اپنی خوشنودی ظاہر کی حتیٰ کہ دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں صاف لفظوں میں مشن کے طلبا کی اخلاقی حالت پر بہت تعریف کی۔ اسکے بعد جیسے ایک طرف انگریزی باجہ گونج رہا تھا دوسری جانب وفادار پیربخش خاں جمنیسٹک ٹیچر نے بہمراہی دو چھوٹے لڑکوں کے وہ طلسمات اور تماشے بدنی ریاضت دکھلائے کہ سب حاضرین جلسہ نے خوش ہوکر تالیاں اور واہ واہ کے نعرے بجانے شروع کئے حتیٰ کہ اپنے اپنے منصبی کاموں کا وقت سب کو بھول گیا۔ اور جب وقت بہت گذرنے پر تماشہ بند کردیا گیا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے پیربخش خان سے دریافت کیا کہ کچھ اور تماشہ بھی دکھلاؤگے اور بعدہٗ جلسہ برخواست اور طالب علموں کو شیرینی دیکر قریب ایک بجے رخصت ہوئے۔ ایسے جلسے تو ملتان میں کئی دفعہ ہوئے علیحدہ علیحدہ سکولوں کے بھی اور بورڈ سکول اور مشن سکول کے باہم ملکر بھی ہوئے مگر اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس جلسہ کی رونق اور انتظام نے سب کو مات کردکھایا ہو بیشک کیوں نہ ہو جبکہ ولیم کھیم چند صاحب جیسے لیئق محنتی۔ منتظم۔ اور خصوصاً دیندار شخص سکول کے سپرنٹنڈنٹ ہوئے ماسٹر موراج صاحب جیسے محنتی اُستاد اور حافظ محمد صاحب جیسے پُرانے تجربہ کار اور لیئق استاد اُنکے مددگار ہوں۔ چنانچہ ۱۸۸۹ء میں جبکہ مسٹر کھیم چند صاحب نے اسکول کا چارج لیا تو سکول کی فیس ۲۰ روپیہ تھی اور اب ماہواری ۱۵۲ روپیہ۔ اور سال بہ سال انٹرنس اور مڈل کے امتحانات کے پاس شدہ طالبعلموں کی تعداد ترقی پر ہے۔ البتہ اسلئے کہ اسوقت ملتان میں کوئی یورپین مشنری صاحب نہیں ہے۔ اور سکول اور جماعت کا

سارا کام صرف ولیم کھیم چند صاحب پر چھوڑا گیا ہے سو صاحب موصوف پر بہت بوجھ ڈالا گیا جو کسی یورپین مشنری پر نہیں رہا۔ سو واسطے لازم ہے کہ اُس نوجوان دیندار شخص کی ہمت بڑھانے کے لئے ہم حاکم اُنکی مدد کریں خواہ روپیہ سے خواہ نیک آدمیوں کے وسیلہ اور اگر یہہ دونوں نہیں تو بہر صورت دُعا کے ذریعہ ہمکو ضرور اُنکی مدد کرنا چاہئے کہ خداوند کریم اُنکی مدد کرے اور اس سارے کام کو نیک انجام پہنچانیکی طاقت اور برداشت دیوے اور جیسے کہ تعلیمی اور اخلاقی حالت نے اُنکے مدرسہ میں زور دکھایا ہے ویسی روحانی ترقی بھی اُنکے وسیلہ اُس مدرسہ میں جڑ پکڑے۔ آمین +

راقم ایک مہمان

نتیجہ امتحان یونیورسٹی الہ آباد

بابت ۱۸۹۱ء

شروع ماہ مئی کے گزٹ کے حوالہ سے ۶ مئی کے اودھ اخبار میں الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات کا نتیجہ حسب ذیل شایع ہوا ہے:۔

نام امتحانات	تعداد طلبہ پاس شدہ ہندو	مسلمان	عیسائی	پارسی	میزان
۱۔ ایم اے۔ میں	۸	۰	۳	۰	۱۱
۲۔ بی اے۔ "	۷۸	۱۷	۱	۰	۹۶
۳۔ ایف اے "	۱۶۳	۴۴	۶	۰	۲۱۳
۴۔ انٹرنس "	۵۱۸	۱۰۹	۱۸	۳	۶۴۸
میزان	۷۶۷	۱۷۰	۲۸	۳	۹۶۸

نیچے کی باتیں ذکر کرنے کے لایق اور خوشی کے سبب ہیں +

(۱) ایم اے امتحان میں اول ڈویژن میں آگرہ کالج کے طالبعلم بابو ستیش چندر بنرجی صاحبزادہ بابو ابناش چندر

جج عدالت خفیفہ آگرہ ہیں - اور اُنہوں نے پارسال یونیورسٹی الہ آباد اور کلکتہ دونوں میں بی اے کا امتحان اول نمبر میں پاس کیا تھا ✥

(۲) اسی ایم اے کا امتحان ایک دیسی عیسائی عزیز مسٹر ارک انجلو صاحب نے پاس کیا ہے جو چھوٹے بھائی مظلوم مقتول جان انجلو صاحب اور بندہ کے کرمفرما مسٹر ہنری انجلو صاحب کے ہیں - میں دونوں صاحبوں کو مبارکباد دیتا ہوں - اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اُنکے استقلال اور محنت کا اچھا نتیجہ پیدا ہوا - اور اُنہوں نے اچھا نمونہ بھائیوں کو دکھایا ہے - اور مجھے اُمید ہے اور آنخداوند سے دُعا ہے کہ جو جو نیک ارادے اُنکے آیندہ کے لئے ہیں انجام بخیر کو پہنچیں ✥

(۳) یہہ تو معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ۲۸ عیسائی پاس شدہ میں سے کتنے دیسی عیسائی ہیں - اور یہہ بھی کہ بہ لحاظ آبادی اور حالت اور حاجت کے ۲۸ عیسائیوں کا پاس ہونا نہایت کم ہے - تو بھی خوشی کی بات ہے کہ اس سال صرف دوسرے سالوں سے زیادہ تعداد پاس شدہ نظر آتی ہے - خدا روز بروز زیادہ کرے ✥

احقر صفدر علی

نیٹو کرسچن ایجوکیشنل کمیٹی

پنجاب بھر میں ابھی تک صرف ایک مقام یعنی ڈیرہ غازیخان ہیں وہاں کے روحانی غازیوں نے اس کمیٹی کا آغاز کیا ہے - اور صرف برائے نام نہیں بلکہ اسکا اصلی کام بھی شروع کر دیا ہے - استدعا ہے کہ دوسرے مقاموں پر بھی یہہ کمیٹی جاری ہوں ۔ ممالک متوسط اور مغربی و شمالی اور اودھ میں پارسال جاری تو ہوئی تھیں - لیکن اسوقت تک کوئی اطلاع نہیں پہنچی - کہ وے کیا کارروائی کر رہی ہیں - مہربانی فرماکر آگاہی بخشیں یا صاحب مہتمم نور افشاں کو مطلع کریں تا انکی کارروائی درج اخبار ہو - چپ چاپ بیٹھنے کا وقت نہیں ہے - بڑی ضرورت اور اشد حاجت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اس کام میں مدد کرے جو کام سب سے مقدم اور فوراً واجب التعمیل ہے - دیر کرنا یا خاموش رہنا کسیطرح نہیں چاہئے ✥

احقر صفدر علی

ہندوستانی باجے مفت

جن جن بھائیوں نے مجھے اُن باجوں کے لئے لکھا ہے ضرور جواب کی انتظاری کرتے کرتے تھک گئے ہونگے - وہ سب مہربانی سے مجھے معاف فرمائینگے کہ جواب میں دیر کچھ تو میری طبیعت کی ناسازی سے اور کچھ بعضے بزرگوں سے جواب نہ پانے کے سبب ہوئی ✥

بندہ کو ازحد خوشی حاصل ہوئی اور مہتمم صاحب اور دوسرے احباب میرے ہم خیال کو ہوگی - یہہ معلوم کر کے کہ جا بجا بہت سے بھائی ہمارے ہم خیال اور ہم ارادہ ہیں کہ آنخداوند کی عبادت اور خدمت میں ہندوستانی باجے کام میں لائیں ✥

اب عام جواب اُن باجوں کی نسبت یہہ ہے کہ بہت سے بھائیوں کا شوق دیکھکر میں نے جی میں یوں ٹھہرایا ہے کہ پہلے تین باجوں کے سوا تین باجے اور بھی دوں اور کچھ زرچندہ حسب ذیل:-

(۱) پچھلے باجوں میں سے اب ایک یعنی بڑا بھاری ستار معہ اُسکے صندوق کے باقی ہے - وزنی دو من کا خاص بھنڈارہ میں ✥

(۲) بین ستار تین تونبوں کا شیریں اور نرم و باریک آواز تھا جب میرے پاس تھا - اب چند سال سے جبلپور میں رکھا ہے - اس فن کے شایق ایک دوست کے پاس معہ صندوق بحافظ کے وزنی سوا ڈیڑھ من ✥

(۳) برا فڈل یعنی وائلین جو نہایت قیمتی سنڈول تونبے سے ایک عمدہ ہندوستانی کاریگر سے بنوایا گیا ولایتی نمونہ پر اسکی کمان (یعنی کمانچہ) ولایتی ہے اور تار بھی ولایتی - صندوق میں بحفاظت رکھی ہے - خاص بھنڈارہ میں وزن ۲۰ تار ✥

(۴) چھوٹا فڈل جسکا تونبا نہایت خوبصورت ہے اور بے جوڑ لگایا گیا ہے - کمانچہ نہیں - خاص بھنڈارہ میں وزن ۵ تار ✥

جو صاحب طلب فرمائیں وہ خود اس بات کو دریافت کریں کہ جس سٹیشن پر وہ منگانا چاہتے ہیں وہاں تک کا کرایہ ریل کسقدر ہے اور وہاں سے جہاں باجا ہے - اگر اسقدر محصول وہ دے سکیں فوراً تو طلب کریں ورنہ طلب نہ کریں - علاوہ اُسکے بھنڈارہ سے بھنڈارہ سٹیشن تک پہنچانے کا صرفہ بھی دینا ہوگا - نمبر ۱ کے لئے ایک روپیہ - نمبر ۲ کے لئے ایک روپیہ نمبر ۳ و ۴ کے لئے آٹھ آٹھ آنہ ✥

ان باجوں کے سوا دوسرے بھائی اگر کوئی ستار یا طنبورہ خرید کریں تو ایک روپیہ بطور چندہ کے بندہ دیگا - عمدہ اور سستے باجے شاہ آباد ضلع انبالہ کے مشہور ہیں اگر وہاں کے کسی بھائی کی معرفت معلوم کیا جائے تو مشکل نہ ہوگی ✥

احقر صفدر علی

سوال از علماء اہل اسلام

قرآن میں وہ کونسی آیت ہے جو ہر قسم کا جھوٹھ یعنی کذب مطلق کی ممانعت کرتی ہے - جسکی رو سے ہر قسم کا جھوٹھ بولنا منع ہو - خاص خاص قسم کے جھوٹھ کی ممانعت ہے - اکثر آیات ملتی ہیں - لیکن عموماً جھوٹھ کی ممانعت پر اگر کوئی آیت

ہو تو مہربانی فرما کے نور افشاں میں شایع کر دیں۔ سبب سوال کا یہہ ہو کہ ان دنوں میں دو خط بعض احباب کیطرف سے اس مطلب پر میرے پاس آئے کہ میں اُنہیں کوئی ایسی آیت بتلاؤں لیکن یہہ کام ہم مسیحیوں کا نہیں ہو ایسے سوال کا جواب دینا علماء اہل اسلام کا ذمہ ہو ٭

عماد الدین لاہز۔ از امرتسر

انتخاب اخبارات

روٹر کی ۱۳ مئی کی تار برقی اس حملہ کی نسبت جو ولیعہد روس پر جاپان میں ہوا ہو بتفصیل بیان کرتی ہو:۔ ایک پولیس مین نے جسکو عارضی جنون لاحق ہو جایا کرتا ہو۔ دفعتاً شہزادہ موصوف کے سر پر تلوار سے حملہ کیا۔ اُسوقت شہزادہ صاحب جھیل پر دیکھ رہے تھے۔ یونان کے شہزادہ جارج نے جو اسوقت ہمراہ تھے دوسرے حملہ کو روکا اور حملہ کرنیوالے کو گرا دیا۔ زخم خطرناک نہیں ہو۔ اور ولیعہد روس اپنا سیر جاری رکھینگے:۔ یہہ نہایت تعجب اور حیرت کی بات ہو۔ کیا شاہی خاندان روس کیواسطے کل دُنیا میں دہشت پھیلے ہوئے ہیں۔ شہزادہ موصوف اس حادثہ میں مبتلا ہو کر ہندوستان والوں کی تعریف ضرور کرینگے۔ کہ جہاں بیسیوں قسم کے خطرات سے خوف تھا مگر سب طرح خیر خیریت گذری۔ ہر چند کہ سیول نے خواب کے پیرایہ میں ایک پیشینگوئی کی تھی۔ کہ سرحد پر کسی غازی نے ولیعہد پر وار کیا ہو۔ مگر اس قسم کی پیشین گوئی محض ایک وہم و خیال تھی بہرحال ابھی یہہ خبر زیادہ تفصیل کی محتاج ہو ٭

میڈم بلوٹسکی جو ۱۰ مئی کو لنڈن میں مر گئی ہیں کوکب ہند اُنکی بابت لکھتا ہو کہ ایک اور مکر دنیا سے کم ہو گیا۔ یہہ عورت روس میں پیدا ہوئی تھی۔ اور اپنی زندگی کا کچھ دَور ہندوستان میں صرف کیا۔ چند برس گذرے وہ کرنیل الکاٹ کو ہمراہ لیکر ہندوستان میں آئی۔ اور چند عرصہ تک بعض ہوشیار لیکن زود اعتقاد ہندوؤں نے اُنکو ویدک زمانہ کا ایک رشی تصور کیا۔ وہ بڑی ہتھ پھیری کے کرتب لوگوں کو دکھا کر اپنا معتقد بناتی تھیں۔ جسکے باعث سینٹ ایڈیٹر پاپونیر اور مسٹر اے او ہیوم بھی جلد اُنکے معتقد بن گئے۔ ایک مدراس کا دولتمند خاندان جو کولمبس کہلاتے اُنکے جال میں پھنس گئے:۔ میڈم بلوٹسکی نے چند خطوط لکھے تھے جنمیں بہت لوگوں کو دام فریب میں گرفتار کرنیکی تدبیریں تحریر تھیں۔ اس خط و کتابت کو مدراس کے اخبار کرسچن میگیزین نے پبلک کے سامنے ظاہر و آشکارا کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ میڈم بلوٹسکی ہندوستان کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں۔ یہاں سے جا کر چند عرصہ تک لنڈن کے لوگوں کو اپنی شعبدہ بازی دکھلائی اور بعض زود اعتقاد اشخاص کو گرویدہ کیا۔ لیکن اب اُنکی دَوڑ ختم ہو گئی اور تھیوسوفی مدفون ہونے کے لئے تیار ہو ٭

کارنامہ لکھنؤ لکھتا ہو کہ ”معلوم نہیں گورنمنٹ انگلشیہ باوجود دعوئی رعایا پروری و انصاف گستری بیغ گرانی کی فکر کیوں نہیں فرماتی ہو۔ خلقت فاقہ کشی و اندیشہ قحط سے جاں بلب نظر آتی ہو۔ مناسب ہو کہ پیداوار پر نظر کرکے ملک غیر کی تجارت کو روکے۔ جو ہندوستانیوں کے صرف سے بچے اُس سے اہل ولایت کو حصہ دے“ ٭

دہلی کا اخبار لکھتا ہو کہ اتوار کے دن ایک ہندو کی برات جامع مسجد کے نیچے سے ہوا گذرتی تھی۔ چونکہ اسمیں باجہ شامل تھا اور مسجد میں نماز ہو رہی تھی اسلئے بعض مسلمانوں نے برات والوں سے باجہ بند کرنیکے لئے کہا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس باجہ کا لائسنس ہو اور اسمیں کوئی شرط نہیں۔ اس عرصہ میں کچھ فساد کا احتمال ہوا اس لئے باجہ بند کیا گیا۔ سنا جاتا ہو کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہو کہ نماز کے وقت کوئی برات باجہ بجاتی ہوئی نہ جائے ٭

امیر کابل اور شیعہ رعایا:۔ امیر صاحب کابل کی بابت انگریزی اخبارات میں کچھ عرصہ سے یہہ خبر گھوم رہی ہو کہ اُنکے دل میں اپنی شیعہ رعایا سے بہت نارضگی بیٹھ گئی ہو جب ہم امیر عبد الرحمٰن خان جیسے دور اندیش اور پختہ مدبر کیطرف خیال کرتے ہیں تو ہم مشکل سے اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں کہ اُنکو اپنی شیعہ رعایا سے اسقدر عداوت ذہن نشین ہو گئی ہوگی۔ ممکن ہے کہ قزلباش جنمیں تو رونیے میں کوئی ایسی مصلحت ملحوظ ہو کہ جو ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ لیکن حال میں ان لوگوں سے اُنکے جاگیروں میں سے علاقہ مراد خانی چھین کر ریاست میں شامل کر لینا کیا مطلب رکھتا ہو۔ بتلایا گیا ہو کہ قزلباش لوگوں کو نادرشاہ نے ایران سے لا کر اپنی حفاظت کے لئے افغانستان میں بسایا تھا۔ اور اُنکو جاگیریں دیدی تھیں۔ مراد خانی بھی انہیں میں سے ایک علاقہ ہو۔ مگر حال میں امیر صاحب نے اسپر اپنا حق جتلانا چاہا ہو اور حکم دیا ہو کہ جب سے وہ تخت پر بیٹھے ہیں یعنی گیارہ سال گذشتہ سے اس زمین کا خراج خزانہ میں داخل کیا جاوے۔ اور جتنی عمارتیں اسپر تعمیر ہو چکی ہیں اُنکا بھی کسی خاص حساب سے کچھ محصول ادا کیا جاوے۔ واقعی امیر صاحب کا شیعہ لوگوں کو ناراض کرنا مصلحت سے بعید ہو۔ لیکن ہمکو ابھی ان خبروں کی پوری تصدیق میں شبہ ہو۔ اسلئے سوائے واقعات کے ظاہر کرنے کے اور رائے نہیں پیش کرنا چاہیئے ٭

بنارس میں ۲۲ ماہ حال کو عجیب حادثہ ہوا۔ رواج کے موافق دولہا دولھن دریائے گنگ پر پوجا کو گئے اُنکے ہمراہ چالیس کے قریب عورتیں تھیں۔ جب کشتی منجدھار میں پہنچی تو اُسکی تلی پھٹ گئی۔ فوراً مدد کے لئے دوسری

کشتی بھیجی لیکن جب گھبرا کر اسمیں کودیں۔ تو وہ بھی الٹ گئی سو دولھا دولھن کے ۱۹ اجانیں ضایع ہوئیں٭ باقی زندہ نکل آئی٭

ایک اخبار لکھتا ہی کہ ریل کی سواری جیسی آرام دہ ہی ویسی ہی شرفا کو اب تکلیف اٹھانی پڑتی ہی کیونکہ انٹرمیڈیئٹ کلاس کی صرف ایک گاڑی ہر ایک ٹرین کے ساتھ ہوتی ہی۔ اسپر طرہ یہہ کہ ایک کمرہ صرف عورات کے لئے۔ باقی رہے تین کمرے۔ وہ اُن کل دیسی شرفا کیواسطے ہیں جو اسمیں سوار ہونا چاہیں۔ مگر دیکھا گیا ہی کہ تھرڈ کلاس کے کمروں سے زیادہ مسافر اسمیں بھرے ہوتے ہیں جنہوں نے ٹکٹ اس درجہ کا خرید لیا ہی۔ وہ جاویں تو کدھر۔ آخر دھکم دھکا سخت زم ہوکر انہیں کمروں میں گھس پڑتے ہیں جس سے نہایت بدمزگی پیدا ہوتی ہی٭ منتظمان ریلوے کو اسطرف توجہ کرنی چاہئے اور انٹرمیڈیئٹ کلاس کی کم سے کم دو گاڑیاں ہر ایک ٹرین کے ہمراہ ہونی چاہئیں٭

بنارس کے فساد کا مقدمہ ۱۲ تاریخ کو پھر پیش ہوا٭ مسٹر ڈلن نے لچھمن داس کی شہادت کرائی٭ گواہ نے بیان کیا کہ فساد سے پیشتر مندر کی حفاظتی کمیٹی کی کئی میٹنگس ہوئی تھیں میرے پاس بھیجے ہوئے نوٹس بھیجے تھے لیکن میں کسی میں نہیں گیا٭ آخری جلسہ میں گوبردھن داس نے مجھے زبانی جلسہ میں آنیکو کہا٭ میںنے اس لئے آنے سے انکار کیا کہ میں نے سنا تھا کہ چند ممبروں نے باغیانہ تقریریں کیں تھیں٭ مسٹر کالون صاحب کی جرح پر گواہ نے کہا کہ میرے چچازاد بھائی نے میونسپل کمیٹی میں رائے دی تھی کہ مندر کے گرد ایک روک چھوڑ دیجائے میں مندر کا انہدام نہیں چاہتا تھا۔ میں آنریری مجسٹریٹ ہوں٭ اگر مجھے فساد ہونے کا شبہہ ہوتا تو میں مجسٹریٹ کو اطلاع کرتا٭ گوپالداس اور گوبردھن داس نیک اور معزز آدمی ہیں٭ مجھے فساد ہونے پر تعجب ہوا٭ بیس ہزار آدمیوں کا انبوہ تھا اسلئے کسیکی شناخت نہیں ہو سکتی٭ سب اسطرح نظر آتے تھے جسطرح چیونٹیوں کا چھتا ہوتا ہی٭ اُنے کنسٹیبلوں کو سرگروہوں کے نام نہیں بتلائے تھے٭ پہلے ملزم سے اور مجھ سے دوستی تھی لیکن جب سے میں نے جلسہ میں آنے سے انکار کیا تب سے نفاق ہو گیا ہی٭ عدالت بارہ بجے برخاست ہوئی٭

جودھپور کی ریاست میں ایک جدید قانون جاری ہوا ہی جسکا منشا یہہ ہی کہ اگر کوئی شخص اوّل ایک جگہہ رشتہ کرکے طمع نفسانی سے دوسری جگہہ رشتہ کریگا وہ مجرم قرار دیا جائیگا۔ اس قانون سے وہ ظلم موقوف ہوگا جو بعض اشخاص لڑکیوں کو روپیہ کے لالچ سے جگہہ جگہہ فروخت کرتے تھے٭

راجپوتانہ گزٹ کا کارسپانڈنٹ شاہپورہ کی خبر لکھتا ہی کہ آجکل اجمیر کے شمشیروں کی ایک برات یہاں آئی ہوئی ہی جسکو پورے تیرہ دن گذر چکے ہیں۔ مگر بیٹی کا باپ جو انتہا درجہ کا حریص ہی برات کو وداع نہیں کرتا۔ وہ دولہہ سے روپیہ مانگتا ہی۔ اور پیشتر بھی لوگوں سے بیٹیوں کا روپیہ دل کھول کر لے چکا ہی۔ اس ملک میں کھلے بندوں بیٹیوں کی قیمت بیجاتی ہی۔ دولہہ خواہ کیسا ہی عیبی ہو روپیہ بڑھکر لگائے دولھن پائے٭

ملک فرانس میں ایک قابل تعریف نیا قانون جاری ہوا ہی جسکی رو سے حاکم کو اختیار ہی کہ اُس مجرم کو جو اول مرتبہ ہی کسی جرم میں ماخوذ ہوا ہو سزا قایم کرکے سزا کی تعمیل پانچ برس تک ملتوی رکھے۔ اگر اس عرصہ میں مجرم پھر کوئی قصور نہ کرے تو وہ سزا معاف سمجھی جائیگی۔ اور اگر پھر کوئی جرم اُس سے سرزد ہو تو اس جرم کی سزا کے ساتھ مجرم کو پہلی سزا بھی بھگتنی پڑیگی۔ سزا ملتوی کرنیوالا جج مجرم کو سزا ملتوی کرتے وقت فہمایش کردیگا کہ دیکھو یہہ سزا اسلئے ملتوی کی جاتی ہی کہ تم اپنا چال چلن درست کرو ورنہ اگلی پچھلی سب سزائیں تمکو ہونگی٭

ایک روسی اخبار لکھتا ہی کہ شہزادہ روس کو یہہ خوف تھا کہ مدراس میں انرہلسٹ قتل کے لئے حملہ کرینگے۔ ایک روز جب وہ اپنے جنگی جہاز کے تختہ پر ٹہل رہے تھے تو ایک غریب شخص نے اُنسے روسی زبان میں گفتگو کرنی شروع کی۔ شہزادہ نے فوراً اسکی طرف طمنچہ سر کیا لیکن وہ خوش نصیبی سے بچ گیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ وہ شہزادہ سے خیرات مانگتا تھا تاکہ وہ اپنے ملک کو چلا جائے٭ یہہ شخص پولینڈ کا باشندہ تھا۔ شہزادہ نے اُسکو کچھہ روپیہ دیا۔ مگر محافظ جہاز کو سخت تنبیہہ کی کہ کس لئے بیخبر رہا٭

علاقہ چونیاں ضلع لاہور کے ایک گانؤں میں جس برہمن لڑکے نے اپنی والدہ کو مار ڈالا تھا وہ پکڑا آیا ہی اور عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور میں اُسنے بیان کیا کہ میں نے اپنی ماں سے گائے کا دودھ مانگا تھا اُسنے دینے سے انکار کیا۔ اسپر میں نے اندر جاکر دودھ پینا شروع کیا اور ماں نے جلدی سے آکر دودھ کا برتن توڑ ڈالا۔ اور مجھکو بُرا بھلا کہا۔ میں نے غصہ میں اُسکو مکا مارا جسکے صدمہ سے وہ فوراً مر گئی٭

بتاریخ ۲۴ مئی شام کے سات بجے سیناپتی منیچ شہر سے نصف میل کے فاصلہ پر گرفتار کیا گیا۔ میجر مکسویل کے دو مخبروں نے پتہ لگایا جیلخانہ میں بند کردیا گیا ہی۔ اب مقدمہ دھڑلے کا ہوگا۔ حضور وایسرائے نے اس گرفتاری پر مبارکباد بھیجی ہی٭

بقول اخبار عام غبارہ باز بنگالی کو شمالی اور وسطی ہندمیں فی شہر ہزار روپیہ اوسط آمدنی ہوئی۔ غلہ رکھنے سے آسمانی سیر نہایت سودمند ہی۔ لیکن خوف ہی کہ کہیں سب بنگالی اُدھر ہی رخ نہ کردیں اور پھر زمین پر قدم ہی نہ رکھیں ورنہ ولایت میں ریل کی قلم فروخت کرنیوالوں کو سخت نقصان رہیگا٭

شنبہ گذشتہ کے گزٹ میں لوکل گورنمنٹ ممالک شمال و مغرب نے فساد بنارس کے متعلق یہہ حکم جاری کیا ہو کہ مندر جسکی وجہہ سے جوش پھیلا اپنی جگہہ پر قائم رہیگا۔ اور پوجاریوں کو آنے جانے کے لئے پاس دیئے جائینگے۔ لیکن عوام نہ جا سکینگے۔ یہہ بات شہر والوں کے چال چلن پر منحصر ہو۔ کہ آبرسانی کا کام ختم ہونے پر انکو اجازت آمد و رفت دیجائے یا نہیں۔ عوام کو مطلع کیا گیا ہو کہ اگر ذرا بھی شرارت اب ہوئی تو ایک زاید تعزیری پولیس مقرر کی جائیگی جسکا خرچ اُن سے لیا جائیگا٭

مہذب لکھنؤ رقمطراز ہو کہ لکھنؤ میں حافظ حکیم عبدالعلی صاحب کے صاحبزادوں کے مُعلّم نے حافظ صاحب کے لڑکے کو دم دیکے بعض قیمتی زیور اور خاندانی نسخے چرالئے بلکہ لڑکے کو بھی فریب دیکے لیجانا چاہتے تھے۔ حال کھل گیا اور عدالت کے ذریعہ معلم مولوی صاحب کو چھ مہینے کی قید ہوئی۔ تعجب یہہ ہو کہ حافظ صاحب ہی کے بعض احباب مولوی صاحب کے طرفدار ہوگئے۔ اور چندہ دے دیکے مقدمہ کو ایسے اصول پر چلاتے تھے کہ لڑکے پر بھی الزام آجائے۔ بیشک یہہ شرمناک بات ہو٭

شحنۂ ہند نے فرقہ اہل حدیث و حنفیہ کے مقدمہ کا پورا فیصلہ پریوی کونسل شایع کیا ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ اس فیصلہ نے اہل حدیث کا قدم حنفیوں کی تمام مساجد میں مضبوطی سے جما دیا۔ اب اگر اُسکے متعلق کسی مقام پر کوئی پرخاش کی جائے تو غلطی ہو۔ ہمعصر مہذب لکھتے ہیں کہ ہمیں امید ہو کہ اب دونوں فریق بے لڑے بھڑے نماز پڑھ لیا کرینگے۔ (نورافشاں) ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی نسبت دلی عناد ضرور رکھیگا۔ اس صورت میں فریقین کی نماز مقبول ہونا معلوم٭

جھجر ضلع رہتک کے بدمعاشوں کو ڈاک کے لوٹنے سے کچھ عجیب دلچسپی ہوگئی ہو۔ ایک دفعہ پچھلے دنوں وہ ڈاک لٹی تھی جو جھجر سے روانہ ہوئی تھی اور اب جھجر کو آتی ہوئی ڈاک لٹی ہو۔ پہلی واردات کی بابت دو تین آدمی شبہ میں گرفتار کئے گئے تھے جنکے پاس سے ڈاک کا کچھ نشان برآمد نہیں ہوا لیکن ہرکارہ ڈاک ان ڈاکوؤں کو شناخت کرتا ہو کہ یہہ دونوں پر سوار تھے۔ دوسری مرتبہ ڈاکوؤں نے اُس ڈاک کو جسمیں اکثر رجسٹرڈ کٹ میں وغیرہ ڈاکخانہ کی بھی تھیں جو تکیہ پلاؤ کو بھیجی گئی تھیں۔ ہرکارہ ڈاک نے سب سے نیچے ڈاک کی تھیلیاں اور اسپر رجسٹر وغیرہ رکھہ لئے اور پر چڑھ بیٹھا۔ یکہ بدستور چلا گیا اور ہرکارہ کو کچھ خبر نہ ہوئی جبکہ نیچے سے ڈاک کی تھیلیاں کاٹ کر ڈاکو لے گئے مقدمہ دایر ہو۔ باوجود سخت کوشش کے ابتک کوئی پتہ نہیں لگا٭

عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع جالندھر سے تازہ فیصلہ صادر ہوا ہو۔ مسماۃ رانی طوائف نے اپنی نابالغہ لڑکی حسن جان کی نسبت دعویٰ دلاپانے بازو کا دایر کیا۔ جسپر عدالت نے بعد تحقیقات و غور کامل یہہ قرار دیا کہ مدعیہ کا چال چلن درست نہیں ہو۔ لہذا جبتک وہ مخش پیشہ کو ترک کرکے اپنے اطوار کو درست نہ کرے یا کسی سے نکاح نہ کرے تبتک وہ جائز وصی دختر کے پانیکی مستحق نہیں ہو سکتی۔ اور اسیواسطے عدالت نے دختر نابالغہ کو مس پادری صاحبہ کے حوالہ فرما دیا کہ وہ نابالغہ کی پرورش اور تربیت کی کفیل رہیں٭

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

بقول آفتاب پنجاب ولایت میں ایک بابہت مس ہیل صاحبہ نے مرتے وقت اپنی نو لاکھ روپیہ کی کل جائداد مکتی فوج کے نام وصیت کردی٭

لنڈن میں گیہوں کا بھاؤ ۳۲ شلنگ سے ۴۶ شلنگ فی کوارٹر ہوگیا ہو۔ ایک کوارٹر ۶ من کا ہوتا ہو۔ اسیوجہہ سے ہندوستان سے غلہ ڈھویا جا رہا ہو٭

لنڈن میں اسباب صحت سے متعلق عالمگیر کانفرنس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس کانگریس میں ملک ملک سے چیدہ اہل طب مدعو شریک ہونگے٭

لنڈن میں وبائے انفلوانزا بکثرت پھیلی ہوئی ہو۔ مسٹر گلیڈسٹون بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ یہہ مرض مہلک پہلے نہ تھا مگر اب اموات بھی واقع ہوتی ہیں٭

لنڈن کے ہر ۲۷۰۰۰ آدمیوں کیواسطے ایک کتب خانہ مفت کا ہو۔ اور آبادی وکٹوریہ کے ۴۸۰۰ آدمیوں کے لئے ایک ہو۔ اس سے وہاں کی علمی ترقی کا اندازہ ہو سکتا ہو٭

ایک عورت نے سین فرانسسکو سے نیویارک تک پیدل سفر کرنیکی بازی جیتی جسمیں ہزار ڈالر بدے تھے جو ہمارے یہاں کے پچاس ہزار روپے ہوئے٭

ولیعہد روس جاپان سے واپس قلمرو سائبریا کی سیر کر رہے ہیں۔ مجرم پاگل کو جاپان میں سخت سزا دی گئی اس تقریب میں کل قیدیان سائبریا میں سے ⅓ رہا کر دیئے گئے٭

پیرس میں ایک دولتمند انگریز نے اس لئے خودکشی کرلی کہ وہ شہر پیرس کے چھوڑنے پر مجبور کئے جاتے تھے۔ مگر انکا وطن جانیکو جی نہیں چاہتا تھا٭

بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ولیعہد روس بوٹ پہنے ہوئے جاپان کے ایک مندر میں گھس گئے تھے اسلئے انپر حملہ کیا گیا۔ طرح طرح کی روایتیں مشہور ہوئی ہیں٭

مقام واہو میں مفسد چینیوں نے انگریزی کانسل کا دفتر و مکان جلا دیا۔ انگریزی کانسل معہ اپنی میم صاحبہ کے چینی بھیس کرکے بچ کر بھاگ نکلے٭

بقول تاج الاخبار شاہ ایران نے عارمینیا کے پادریوں سے درخواست کی ہو کہ آپ لوگ اپنے گرجاؤں میں ہمارے لئے دعا کیا کریں۔ درخواست تو معقول ہو؟

بہتر ہو کہ شاہ ایران اپنے لئے خود بھی دعا مانگیں +

چین کے ملک میں قیدی - بھکاری اور مزدوروں کے سر کے بال اوتار لئے جاتے ہیں - کیونکہ انسانی بالوں کی تجارت کو اُس ملک میں بڑی ترقی ہے +

منی پور میں انگریزی افواج نے کوئی زبردستی وبرچھی نہیں کی - تمام رعایا سے ہتھیار لے لئے - اب رزیڈنسی کا روپیہ جرمانہ سے وصول کیا جائیگا +

کولمبو کے پارسیوں نے اپنے مردوں کو دفن کرنیکے بجائے جلانا شروع کر دیا ہے - ان لوگوں کا دستور ہے کہ مردہ کو ایک کنوئیں کے اوپر طاق میں بٹھلا دیتے ہیں - جنہیں چیل کوّے نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں +

اندازہ لگایا گیا ہے کہ کل دُنیا کی ریلوں کی قیمت پانچ ارب پونڈ یا ستر ارب روپیہ ہے - جو کہ کل دنیا کے موجودہ چاندی سونے سے زیادہ ہے +

حیدرآباد ویشکار صاحب کے ہاں جو سات لاکھ کے جواہرات چوری ہو گئے تھے اسکی تحقیقات از سر نو شروع ہونیوالی ہے جنپر الزام لگایا گیا ہے انمیں نواب اعظم جنگ بھی شامل ہیں +

مہاراجہ اندور نے رعایا موضع پالسہ کو جو سخت آتشزدگی سے تباہ ہو گیا پانچہزار روپیہ تقسیم کیا اور ۶ہزار روپیہ مزارعان کو معاف کئے - دوبارہ مکانات بنانے کے لئے مفت لکڑی دینے کا وعدہ کیا - ۱۵ روز میں ۵ دفعہ آگ لگ چکی ہے +

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر سرائے شیش کے قریب ۲ مئی کو چند گاڑیاں لین سے اوتر کر چور چور ہو گئیں چند ہندوستانی مسافروں کو سخت چوٹ آئی - ایک بنگالی عورت کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں جو جونپور کے ہسپتال میں زیر علاج ہے +

متھرا کی خبر ہے کہ گڈھائی کے گھاٹ پر ایک کشتی جسمیں قریبًا سو آدمی سوار تھے ڈوب گئی صرف آٹھ دس آدمی زندہ نکلے باقی ڈوب گئے +

گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی نے دو قیدیوں کی گرفتاری کے لئے ہزار ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے یہہ دونوں قیدی ریل سے بھاگے ہیں جو غالبًا نواح برودان میں ہونگے +

نواب صاحب رامپور نے قاتلان جنرل اعظم الدین خان کی گرفتاری کے لئے علاوہ انعام سابقہ کے پانچہزار روپیہ جیب خاص سے مقرر کیا ہے - اب کل انعام کی مقدار ۱۰ہزار ہو گئی ہے مگر قاتلوں کا کچھ پتہ نہیں +

کلکتہ میں جو مسلمانوں نے بلوہ کیا اسکے متعلق ایک سو چالیس آدمی ابتک گرفتار ہوئے ہیں - دو آدمی جان سے مارے گئے - ۴۰ مسلمان اور ۱۱ پولیسمین سخت مجروح ہوئے +

جیسور میں سخت طوفان کے باعث اکثر مکانات کی چھتیں اُڑ گئیں - اور درخت ٹوٹ گئے ۲ آدمی دبکر مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے - موضع […] کے سب مکان اور درخت گر گئے +

کلکتہ میں ایک معزز بنگالی ملازم گورنمنٹ آفس کی عورت نے اپنے خاوند کو سخت بیمار دیکھکر اور یہہ خیال کرکے کہ اس کا بچنا مشکل ہے بیوگی کی زندگی کے خوف سے ساڑی گلے میں باندھکے اور چھت سے لٹک کے خودکشی کر لی +

ولیعہد فریدکوٹ کو پٹیالہ میں عالیشان میزبان کیطرف سے پانچہزار روپیہ ماہوار اور ایک سو آدمی کی رسد اور اسکے علاوہ سواریاں بھی ملتی ہیں +

نامہ نگار سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ یہاں ایک طوایف کے ہاں بکری نے عجیب الخلقت بچہ دیا ہے - جسکی شکل سؤر کی اور باقی جسم بکری کا ہے - یہہ بچہ پیدا ہوتے ہی مرگیا +

لودیانہ

سنا گیا کہ شہر کے ایک مسلمان نے بوجہہ خصومت اپنے ماموں کو پھنسانے کے لئے کسی منشی سے دو چٹھیاں کسی شخص کے نام لکھوا کر انپر سروس یعنی سرکاری مستعمل ٹکٹ لگا کر لٹر بکس میں ڈال دیں چٹھیوں پر مستعمل سرکاری ٹکٹ دیکھکر کھولی گئیں اور نویسندہ کو ماخوذ کرکے اُسکے گھر کی تلاشی لیگئی - مگر کوئی نشان اس قسم کا جس سے شبہ گذرے کہ اس شخص نے یہہ حرکت کی ہوگی - نہ پایا گیا - آخر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بھانجے صاحب نے ماموں پر یہہ مہربانی فرمائی ہے کہ چٹھیاں تو خود لکھوائیں اور نام ماموں کا لکھدیا - اور اسکے مجرم بنانے کے لئے مستعمل ٹکٹ انپر لگا دیئے - اب بھانجے صاحب سال بھر کیواسطے جیلخانے کی ہوا کھانے کے لئے اپنے کیفر کردار میں تشریف لے گئے ہیں +

۳۰ ماہ حال کو بوقت سات بجے شام کے سردار بچھمی سہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے مکان پر بتقریب سالگرہ حضور قیصر ہند بڑی دھوم دھام اور شوکت و احتشام کے ساتھ جلسہ فراہم ہوا - جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کرسی نشین اور دیگر یورپین اعزا اور روساء شہر رونق دہ جلسہ ہوئے - سردار صاحب موصوف کے فرزند ارجمند نے ایک ایڈریس تحریری بزبان انگریزی پڑھکے سنایا اسکے بعد اُردو میں ایک ایڈریس بابو گجن سنگھ صاحب پلیڈر نے بفصاحت پڑھا - ایک نامعلوم الاسم صاحب نے کچھ نظم مصنفہ خود حاضرین کو پڑھکے سنایا - بعد اسکے یورپین صاحبان کو کوٹھی کے اندر میز پر کچھ مٹھائی وغیرہ عطر و پان

کارسپانڈنس

متھرا - ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء - مائی ڈیر مسٹر وائلی - خداوند کا فضل تمہارے شامل حال رہے۔ میں آج متھرا میں - اس مبارک سبت کے آرام اور خوشی کا - جو چرچ مشن و میتھوڈسٹ کے جلسہ ہائے عبادت میں شامل ہونے و بعض بچھڑے و دور افتادہ مسیحی احباب و دیرینہ کی اچانک اور اتفاقیہ ملاقات سے حاصل ہوئی مختصر حال تمہیں لکھتا ہوں یہ ایک حسن اتفاقات سے ہو کہ میتھوڈسٹ مشن کے کوارٹرلی کانفرنس کی وجہ سے - آجکل متھرا میں اکثر ولایتی اور دیسی خادمان دین اور مسیحی - متعلقہ مشن مذکور فراہم ہیں۔ صبح کے چھ بجے میں بمعیت عزیز جارج سکاٹ چرچ مشن کی عبادت میں شریک ہوا - جہاں مسٹر الیشع ونیرا ہیٹ نے - (جو چند عرصہ تک جیپور راجپوتانہ مشن کے ابتدائی کام میں ہمارے ہم خدمت تھے) مبارک تثلیث فی التوحید کے بیان میں ایک دلچسپ اور موثر وعظ کیا۔ چرچ مشن گو کہ عرصہ دراز سے یہاں قایم ہو - مگر جماعت بہت تھوڑی ہو۔ پادری زنکر صاحب جو یہاں کے مشنری انچارج ہیں اور علیگڈھ اور بانڈی کوئی میں بھی انجیلی خدمت انکے سپرد ہو - اپنی دینی خدمت کے انجام دینے کو واں تشریف لے گئے ہیں ✚

بعد اسکے ہم میتھوڈسٹ چرچ کی عبادت میں شریک ہوئے۔ اس مشن کا کام متھرا میں شروع ہوئے تین چار برس کا عرصہ گذرا ہوگا - مگر کام بڑا ترقی پذیر معلوم ہوتا ہو مسیحی مرد اور عورتیں قریب سو کے - ایک خوبصورت اور نو تعمیر عبادتخانہ میں خداوند کی حمد سرائی میں مشغول تھے کانپور کے پادری آر۔ ہاسکنس صاحب نے نہایت تاثیر اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ - اعمال کے پہلے باب کی آٹھویں آیت پر جسمیں خداوند نے اپنے متحیر اور دراز جو شاگردوں سے فرمایا کہ "جب روح القدس تم پر آویگی - تم قوت پاؤگے اور یروسلم و سارے یہودیہ و سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے" روح القدس کی برکتوں اور اسکے حاصل کرنیکی ضرورتوں اور وسائل پر - ایک دلچسپ وعظ کیا۔ بیشک خدا کی روح گرجا میں کام کرتی معلوم ہوتی تھی ✚

ختم عبادت کے بعد مس روصاحبہ (گریس کی معلمہ سابقہ جو کسی زمانہ میں لکھنؤ لال باغ کے گرلس بورڈنگ سکول میں کام کرتی تھیں) اتنے برسوں کے بعد دیکھ کر اور مجھے پہچانکر میرے پاس آکھڑی ہوئیں - شیکہنڈ (ہاتھ ملانا) کیا - اور استفسار حال فرماتی رہیں۔ اور مسز سکاٹ سے جو متھرا کے پریزیڈنگ الڈر کے میم صاحبہ ہیں - انٹروڈیوس (ملاقات) کرایا - اور آج شام کو مکان پر تشریف لاکے گریس کو دیکھنے کا وعدہ کیا ہو۔ مس صاحبہ موصوفہ میتھوڈسٹ چرچ کے متعلق ایک عرصہ سے ملک اودھ اور روہیلکھنڈ میں انجیلی خدمت کر رہی ہیں - اور خدا کے فضل سے تاحال تازہ دم اور توانا معلوم ہوتی ہیں ✚

ان زندہ دل اور ترقی کناں مسیحی جماعتوں کے قیام اور کام کو دیکھکر دل کو بڑی تازگی اور تقویت حاصل ہوئی کہ متھرا جیسے ایک ہندوستان کے قدیم بت پرست - اور ہندوؤں کے مقدس و متبرک شہر اور مشہور تیرتھ گاہ میں خداوند کا مبارک نام اور کام کسقدر پھیلتا اور بڑھتا چلا جاتا ہو۔ کیا اچھا ہو اگر چرچ مشن - میتھوڈسٹ - بپٹسٹ - پرسبیٹرین سب کے سب بلا خیال رقابت ہندوستان کے شہروں میں بالاتفاق کام کریں اور ایک ہی سپہ سالار اور اپنے بادشاہ حقیقی کے لئے اس ملک کو فتح کریں ✚

یہاں آریہ سماج کا بھی ایک مکان شہر کے پھاٹک پر برسر بازار ہو جسکی دیوار پر بحروف انگریزی و ناگری لفظ آریہ سماج - اور سامنے کیطرف ایک انگریزی عبارت بحروف جلی مرقوم ہو - بوقت فرصت اس پر کچھ لکھینگے گریس نہایت نقیہہ معلوم ہوتی ہو۔ خداوند کا فضل اسوقت تک ہم لوگوں کے شامل حال ہو ✚

حسن علی سفیر

مکرر التماس

جو سوالات مولوی صفدر علی صاحب نے مضمون مطبوعہ پر بزرگان پنجاب وغیرہ سے دریافت طلب ہیں انکے جوابات بہت ہی تھوڑے صاحبان سے موصول ہوئے ہیں - اسواسطے مکرر بذریعہ التماس ہذا تکلیف دیجاتی ہو - کہ جن صاحبان کی خدمت میں مضمون مطبوعہ بھیجا گیا ہو وہ صاحبان براہ مہربانی تھوڑا سا وقت اور توجہ اس طرف مبذول فرماکر جوابات سے ممتاز فرماویں - بعض صاحبان کی رائے ہو کہ جوابات کے واسطے وقت تھوڑا مقرر کیا گیا ہو - اسواسطے اب عرض کیا جاتا ہو کہ باطمینان آخیر جون ۱۹۰۸ء تک اپنی بیش قیمت رایوں سے معزز فرماویں اسکے بعد سب تحریروں کا خلاصہ چرچ کونسل میں پیش کیا جاویگا - اور چونکہ یہہ بھاری سوال (بہتری کلیسا) ہو اسواسطے جو صاحبان اسمیں شامل ہونا پسند کرینگے انکے واسطے بذریعہ نورافشاں پیشتر سے اطلاع دیجاویگی

راقم بندہ شیر سنگھ باجوہ
از جالندھر

غور طلب

جسطرح ایام گرمی میں برف اور فصل کاٹنے کیوقت میں بارش ہو اسیطرح بیوقوف کو عزت زیب نہیں دیتی۔ (امثال

بقیہ مولود مقدس

اب اصل حالِ مولدِ ابنِ خدا سُنو
وجہہ ولادتِ شہ ہر دوسرا سُنو
کیونکر طلوع مہرِ صداقت ہوا سُنو
گذرا جو باغ عدن میں وہ ماجرا سُنو

تھا اُسمیں نیک و بد کے جو پہچان کا درخت
یعنی کہ آزمایش انسان کا درخت

بابت اُسیکے سانپ نے آدم سے یوں کہا
کھاتے ہو اس درخت کے میوہ کو آپ کیا
تب ابو البشر نے پاسخ اُسیدم اُسے دیا
کھانیکو اسکے پھل کے نہیں حکم کبریا

مرجائیں ہم جو کھائیں ثمر اس درخت سے
باقی نہ ایک تار ہو ہستی کے رخت سے

شیطاں نے تب کہا کہ خدا کی قسم نہیں
کھانے میں اسکے پھل کے خیال عدم نہیں
بولیں گے جھوٹ آپسے زنہار ہم نہیں
دھوکہ نہیں فریب نہیں کچھ یہہ دم نہیں

ہو جاؤ گے خدا کی طرح کھاؤ گے اگر
آنکھیں کھلینگی اس کا مزا پاؤ گے اگر۔

کرتا رہا اگرچہ بہت سی اگر مگر ۔
شیطان کے فریب میں آیا نہ بو البشر
حوا کو چال دیکے مگر لایا راہ پر
تازہ شجر سے توڑکر اسکو دیا ثمر ؎

عورت غریب چوک گئی دم میں آگئی
شیریں سمجھ کے میوہ ممنوعہ کھا گئی

کھایا خود اور حضرت آدم کو جا دیا۔
باہیں گلے میں ڈال کے وہ پھل کھلا دیا
دونوں کو اُس ثمر نے ثمر کیا بھلا دیا
روحانیت کو خاک کے اندر ملا دیا ۔

دانائی اب تو بوجھ پڑی آنکھیں کھل گئیں
ننگائی اپنی سوجھ پڑی آنکھیں کھل گئیں

انصاف تھا چاہتا اُسدم خدائے پاک
دونوں کو ایک دم میں کرے قہر سے ہلاک
دستِ اجل سے پیرہنِ زندگی ہو چاک
دوزخ میں روحیں جائیں بدن اُنکے زیر خاک

لیکن خدا نے حال یہ اُن کے نگاہ کی
تدبیر فی البدیہہ کی رفع گناہ کی ؎

پتوں سے تھیں جو آدم و حوا کی لنگیاں
نادانی جس سے ہوتی ہو انسان کی عیاں
اُنکی عوض خدا نے وہیں ہو کے مہرباں
چمڑے کے کرتے اُنکو پنہائے بعز و شاں

رمز اس لباس سے یہہ سمجھ جانی چاہیئے
کفارۂ گناہ میں قربانی چاہیئے ؎

تب سانپ سے خطاب ہوا یہہ بصد غضب
گستاخی تو نے کی ہو بہت سخت بے ادب
یہہ ہو سزا کہ پیٹ کے بل تو چلیگا اب
ہوگی خوراک تیرے لئے خاک روز و شب

عورت میں اور تجھمیں اب ہوگی دشمنی
تم دو کی نسل میں بھی غضب ہوگی دشمنی

ایڑی کو اُسکے کاٹیگا تو کھا کے پیچ و تاب
سر کو تیرے کچل کے کریگی وہی خراب
عورت بھی درد زہ میں سہیگی بڑا عذاب
روزی کریگا اپنے لئے آدم اکتساب

سطحِ زمین اونٹ کٹارے اوگائیگی
لعنت ہر ایک پر جو ہوئی صادق آئیگی

یہہ ہو سبب مسیح کے دنیا میں آنیکا
بیت اللحم کی چرنی میں تشریف لانے کا
تکلیف و درد و رنج و مصیبت اٹھانیکا
مصلوب ہونے بیش بہا خون بہانیکا

اپنے لئے نہ اَور کسی جان کے لئے
ذلت سہی مسیح نے انسان کے لئے

اب ہو ولادت شہ والا کی داستان
سُننا اُسے ضرور ہو دل کے لگا کے کان
موجود حسب وعدہ خود ہی یہاں اس آن
شوکت الوہیت کی وہ رکھتا ہو اور شان

بیٹھو ادب کے ساتھ کہ عیسیٰ اب آیا ہو
تعظیم دل سے دو کہ مسیحا اب آیا ہو ؎

مستورہ ستودہ کہ مریم تھا جس کا نام
اپنا وہ شہر ناصرہ میں رکھتی تھی قیام
یوسف کے ساتھ منگنی کا اسکے تھا انتظام
یوں آکے جبرئیل نے اسکو کیا سلام

مریم نہ ڈر کہ فضل خدا تو نے پایا ہو
اچھی خبر سنانے تجھے خادم آیا ہو

بیٹا جنیگی ایک یسوع اُسکا ہوگا نام
داؤد کا ملیگا اُسے تخت لا کلام ؎
یعقوب کے گھرانے پر اُسکا ہو حکم عام
ہوگا بزرگ وہ پسر خالق انام

مریم یہہ بات سن کے تعجب میں آگئی
حیرت غریب کے دلِ حیراں پہ چھا گئی

پھر بولی جبرئیل سے سُن میرا ماجرا ؎
یعنی کہ مجھکو مرد نے ابتک نہیں چھوا
کیونکر پسر جنوں گی میں مجھکو تو یہہ بتا
تب جبرئیل نے اُسے پاسخ میں یوں کہا

اُترے گی تجھپہ روح قدس آسمان سے
ہوگا یہہ حمل سایۂ قدرت کی شان سے

(باقی پھر)

بقیہ روئداد

نمبر ۵- رپورٹ میونسپل سکرٹری کہ جو روپیہ بذریعہ ہنڈوی سرکاری اضلاع غیر کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اب ہنڈوی سرکاری بند ہو گئی اب بجائے اسکے منی آرڈر ارسال ہوتے ہیں فیس منی آرڈر یا بندہ سے وضع ہوگی یا کمیٹی سے دیجائیگی اور یہہ کہ سوداگران کا جو روپیہ باقی ہوتا ہے وہ بصرف خریدار جاتا ہے **تجویز ہوئی** کہ صرف ارسال زر کمیٹی پر پڑتا ہے +

نمبر ۶- سرکلر نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰- اکتوبر ۱۸۹۰ء صاحب ڈائرکٹر بہادر صیغہ تعلیم نسبت تجویز انعام و تمغوں کے واسطے امتحان پرائمری و مڈل- **جلسہ آیندہ تک** ملتوی رہے +

نمبر ۷- رپورٹ اہلمد معہ پیش کرنے ضمانت نامہ تحریری رام مل بابت ادائگی لعہ بمعہ ما للعہ روپئے کی پانا ٹھیکہ دار سابق بگر خانہ بمیعادی سہ ماہ و درخواست معافی ؎ حسب فیصلہ خواجہ احسن شاہ صاحب- **چونکہ** پانا ٹھیکہ دار کا رام مل ضامن ہو گیا ہے اور باہمی فیصلہ سے لعہ کی ادائگی تجویز ہو گئی ہے لہذا حسب ذیل شرائط مندرجہ ضمانت نامہ روپیہ وصول کیا جاوے +

نمبر ۸- کاغذات تخفیف زرٹھیکہ ہیرو ٹھیکہ دار بگر خانہ معہ رپورٹ سب کمیٹی بدیں مضمون کہ بابت ہرجانہ زمین جس پر طبہ تعمیر مکان تحصیل کا پڑا رہا سائل محکمہ ماشری سے چارہ جوئی کرے- ۲- جو اراضی ۳۰ فیٹ تحصیل میں شامل کی گئی اسکی بابت عہ/۱۲ اور بابت ہرجانہ چھپر جو بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ایک سو روپیہ بابت ہرجانہ گھاس جسکی فیس کا لینا بحکم صاحب وائس پریزیڈنٹ منع کیا گیا جملہ ما ہو عہ/۱۲ ٹھیکہ دار کو زرٹھیکہ سے مجرا دئیے جاویں- اور ہو عہ/۱۲ بابت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں لکھا جاوے کہ پراونشل فنڈ سے مرحمت فرماویں- **تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجائے

نمبر ۹- بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ایک ثالث ضمانت صاحبہ ۶/۱۲ بابت مصارف جلسہ قیصری ما لعہ ۱/۲/۴ دیا گیا اور اب برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہو- **تجویز ہوئی** کہ رقم خرچ شدہ منظور کیجاوے +

نمبر ۱۰- رپورٹ سب کمیٹی باغ متعلقہ نیلام کرنے پھل سبزی رمی پھول گلاب موسمی و پھول ہر قسم و گلاب سدا اسوقت تک جبتک کہ موسمی گلاب رہے علاوہ ترکاری سبز بابت ۱۸۹۱ء لغایت اخیر دسمبر ۱۸۹۱ء بمقابلہ مالیہ ؎ بنام الٰہی بخش سبزی فروش- **تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے +

نمبر ۱۱- رپورٹ اور سیر متعلقہ پیش کرنے تخمینہ کرسی واسطے میونسپل ہال- باقسام درجن للعہ- درجن ؎ درجن ؎- **تجویز ہوئی** کہ لالہ راجہ داس صاحب حسب نمونہ کرسی ہائے جو آریہ سکول کے لئے بنوائی گئیں ہیں ایک درجن بنوا دیویں اور فرق یہہ ہو کہ تختہ کی جگہہ بید لگوایا جاوے +

نمبر ۱۲- انتخابات رپورٹ صاحب انسپکٹر جنرل نسبت شاخ شفاخانہ **تجویز ہوئی** کہ جواب لکھا جاوے کہ کمیٹی ایک مناسب مکان کے بہم پہنچانے کے لئے تدبیر کر رہی اور صاحب سیول سرجن کی توجہ ان امور کیطرف دلائی جاوے جو انکے متعلق ہیں +

نمبر ۱۳- انتخابات رائے بک نسبت شفاخانہ کلان کہ اسٹیبلشمنٹ نرس بندی خفتے تعدادی ما ؎ کا منظور کیا گیا ہے اور سال جدید کی بجٹ سے یہہ کام بنایا گیا اور صاحب سیول سرجن بہادر نے زبانی فرمایا کہ لالہ دیگا دت صاحب وکیل نے نارکی چوکھٹوں کا لگوانا اپنی گرہ سے اپنے ذمے لیا ہے کمیٹی کو اسکے بنوانیکی ضرورت نہیں اور دروازہ ہائے کمرہ ہائے کے لئے چکوں کا اور گدیلوں کے لئے اسٹیبلشمنٹ تعدادی ؎ کا منظور کیا گیا ہے اور جلد بہم پہنچائے جائینگے اور چونکہ موسم گرما آگیا ہے اب کمبل کی چنداں ضرورت نہیں آیندہ موسم سرما میں اچھے موٹے کمبل بہم پہنچانے کے لئے خیال رکھا جائیگا- اور عورت خدمتگار زنانہ مریضوں کی خدمت کے لئے یکم اپریل ۱۸۹۱ء سے بمشاہرہ ؎ ماہوار اور ایک چوہڑی بمشاہرہ عہ ماہوار یکم اپریل ۱۸۹۱ء سے منظور کی گئی ہے اور صاحب سیول سرجن کو لکھا گیا کہ یکم اپریل ۱۸۹۱ء سے مقرر کر دیں- اور پتھری کاٹنے کے اوزار حال ہی میں کمیٹی نے بصرف صاحہ حسب پسند صاحب سیول سرجن منگوا کر دیئے گئے تھے اور اوزار موتیا کاٹنے کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے پہلے ہی سے بہم پہنچائے ہوئے ہیں اور باقی حصہ اس انتخاب کا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے متعلق ہے- **تجویز ہوئی** کہ جواب دیا جاوے +

نمبر ۱۴- ترجمہ کتاب اردو سوانح عمری رابنسن کروسو اس غرض سے کمیٹی میں پیش ہوئی کتب خانہ میونسپل کے لئے بمقابلہ ؎ روپیہ خرید کیجاوے- **تجویز ہوئی** کہ خرید کتاب بہ تعداد ؎ منظور کیجاوے +

ضرورت

ہمیں سکاچ مشن ضلع گجرات کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے- تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی- درخواستیں معہ اسناد بہت جلد مشتہر کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر (پادری) آر میکچین پیٹرسن صاحب مشنری گجرات پنجاب

اطلاع نامہ نگاران نور افشاں مہربانی کرکے ذرا صاف تحریر لکھیں تاکہ پڑھنے لکھنے میں کاتب کو دقت نہ ہو +

ایڈیٹر

واسطے پادری آئی پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر آئم دائی منیجر کے اہتمام سے چھپا +